رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳
THE ALHAK
Qadian
الحکم
احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم
بیا در بزم ستان تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر
مدیر :- شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
دارالامان قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شایع ہوتا ہے
چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ؛ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد (۲۷) | مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء | نمبر (۱)

... الرحیم

... رب العالمین کے حضور دعا

اے خدا! اے بندوں کے مالک و رہنما! کہ تیری قدرت ... نہایت زبردست ہاتھ ہر ایک کی گردن پر ہے۔

اے دروازہ ہائے رحمت کے کھولنے والے ہر طرح کے ... سبوں کے مہیا کرنے والے ہمارے واسطے وہ سبب اور ایسا ... سامان مہیا فرما جو ہماری طاقت درخواست سے بڑھ کر ہے

خدایا!

ہم کو خاص اپنے کام میں مشغول ہونے کی توفیق عنایت فرما کہ تیرے دین کی شوکت و جلال کو ظاہر کر سکیں اور تیرے برگزیدہ کے سلسلہ کو آفاق میں پہنچانے کی قوت پائیں ہم کو تیرے ہی فضل سے تسلی ہو اور تیرا ہی آستان ہمارا مطمع نظر ہو تیری مخلوق سے کوئی تمنا اور آرزو ہم کو نہ رہے ہم کو اخلاص و محبت ہو تو تجھ سے ہی ہو۔ تیرے سوا غیر سے تعلق خاطر ہمیں وبال جان ہو تیری رضامندی ہماری خوشی ہو تیری طرف سے کسی ... کے آنے پر نہ صرف ہمیں صبر اور قوت برداشت ملے بلکہ تیری قضا و قدر کے ساتھ ہم کو کامل مصالحت و مسالمت ... اور خوش کن مسلک ہو۔

صرف تیری ہی عطا پر ہم قناعت کرنیوالے ہوں اور تیری ہی نعمتوں کے شکر گذار۔ محض تیری ہی یاد سے ہمیں تسلی ملے اور تیری ہی کتاب ہمارے لئے ہر قسم کی دلچسپیوں اور توجہات کا باعث ہو۔

رات کی درمیانی سنسان گھڑیوں اور دن کے آغاز و انجام میں تیرے ہی ذات پاک سے راز گوئی کی سعادت نصیب ہو۔ وہ دنیا جو تیری پاک یاد سے غافل کرنے والی ہو اور اپنی بالوفات اور محجوبات میں مست کر دینے والی ہو اس سے ہم کنارہ کش ہو جائیں اور ہمیں وہ دنیا دے جو تیری یاد کا ذریعہ اور تیرے نام کے بلند کرنے کا باعث ہو جسکے ذریعہ آخرۃ سے دوستی محبت اور لگاؤ پیدا ہو تیری ملاقات کا شوق غالب ہو اور تیری ہی جناب کی طرف ہر وقت متوجہ رہیں اور دل بہ یار دست بکار کے مصداق ہو جائیں

اے ہمارے پروردگار!

جو وعدے تو نے ہمارے حق میں اپنے پاک رسول ... پر فرمائے ہیں اور جن کی تجدید تو نے عہد ... ذریعہ فرمائی ہے وہ ہمیں عنایت فرما او... سے ہم کو محفوظ رکھ۔ لاریب تیری ... وعدہ نہیں ہوتا تو صادق ال...

الہی! اپنی توفیق کو...

خدایا! ہمارے مقاصد ...

کامیاب کر اور صدق دل سے ... ہماری توبہ کو قبول کر ... انک انت التو...

الٰہی! ہماری صبح ... شام پر بھی تیرا ہی ... ہو تیرے ہی ... ہی لئے ہ...

... عنایت اس کی توفیق دے۔ اور ...

بغرض دنیا کے کسی بھی طبقہ میں اور حصہ میں ہوں ان کے لیے ہر قسم کی رحمت اور فضل کے وسائل مہیا کر دے اور ہم کو ان کی نصرت اور تائید کے لیے توفیق دے۔

رب العالمین!

اس شخص اس قوم اور جماعت کو رسوا کر جو تیرے پاک اسلام کی اہانت اور ذلت چاہتی ہے ہم کو ایسے شخص یا جماعت سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہو

رب رحیم! مجھکو اس خدمت میں جس کے تو نے محض اپنے فضل سے توفیق دی ہے اخلاص عنایت فرما اور میری ذریت کو خدمت دین ہی کے لیے مخصوص کر دے کہ میری پہلی اور آخری تمنا اولاد کے لئے یہی ہے۔

الٰہی! نئے سال کا آغاز تیرے ہی نام سے کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ تو اس سال کو برکات اور فضلوں کا سال اس سلسلہ کے لیے فرما اور الحکم کے ناظرین کے لیے اس کو مبارک کر!

میرے [illegible] مجھے اور میرے ناظرین کو ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھ [illegible] اور اپنے خلیفہ کے ساتھ زندہ رکھ اس کے قدموں میں ہماری موت اور اس کے ساتھ حشر ہو

اس دعا کو قبول فرما

انک انت السمیع العلیم

"عرفانی"

[illegible] آغاز

[illegible] ہوتا ہو

سالانہ جلسہ ۱۹۲۴ء

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اجلاس حسب معمول ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۲۴ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے وسیع میدان میں ہوا۔ اور عورتوں کا جلسہ حسب معمول شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم کے مکان کے صحن میں۔

مردوں کے جلسہ کے لئے ایک عارضی جلسہ گاہ بہت بڑا تیار کیا گیا تھا جو ناکافی ثابت ہوا۔ اس مرتبہ اس کثرت سے لوگ آئے کہ باوجودیکہ پہلے سے ڈیڑھ گنا زیادہ آدمیوں کی گنجائش کا خیال رکھا گیا تھا۔

مگر پھر بھی جلسہ گاہ کافی نہ ہو سکا۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کا وسیع صحن آدمیوں سے بھرا ہوا اس طرح پر نظر آتا تھا گویا

عرصہ عرفات کا نظارہ ہے

نماز کے وقت ایک عجیب موثر اور دلکش نظارہ ہوتا تھا۔ وہ جنگل جہاں قادیان کے لوگ کسی وقت میں دن کو جاتے ہوئے ڈرتے تھے اور جہاں ہمارے دیکھے دیکھتے صرف جھاؤ کے درخت ہوا کرتے تھے وہ

ارض حرم کا نمونہ بن رہا ہے

اللہ اکبر کی تکبیروں سے وہاں کی فضا گونج رہی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عرش سے فرش تک خدا تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس اور تکبیر کرتے ہوئے فرشتوں کی ایک جماعت ہے اور

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض

کا نظارہ ہے۔

ان لوگوں کی تعداد جو محض خدا کی رضا کے لئے اپنے گھروں سے نکل کر راستہ کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے راس کماری سے لیکر کشمیر اور پشاور سے لیکر کلکتہ تک اور کراچی اور کوئٹہ سے اندرون ہند سے آئے تھے اور جن میں عرب اور جاوا اور انگلستان اور افغانستان سے تازہ آنے والے بھی [illegible]ک تھے تعداد پندرہ ہزار اور چودہ [illegible] کے درمیان [illegible]صرف مستورات کی تعداد جو اس مرتبہ شریک جلسہ ہوئیں [illegible] نہیں

[illegible] ہزار سے کم نہ تھی

[illegible]یفۃ المسیح کی تقریروں میں جو تعداد حاضرین [illegible]

[illegible] سے کم نہ تھی

[illegible]ہات اور قرب وجوار کے احمدی [illegible] جاتے تھے وہ بھی شامل ہوتے [illegible]ت خلیفۃ المسیح کی تقریروں [illegible] شوق سے کئی کئی گھنٹہ [illegible] اور نصرت کا نتیجہ تھا

بلکہ

خدا تعالیٰ کا تصرف تھا جو قلوب پر ہو رہا ہے

اور یہ اس قوت جاذبہ کا نتیجہ تھا جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے

ہمارے اولو العزم امام کو دی ہے

جلسہ کا انتظام

جلسہ کا عام انتظام حسب معمول مکرمی سید محمد اسحاق صاحب کے سپرد تھا۔ اور ان کے ماتحت سینکڑوں آدمی کام کرتے تھے اور ان سب نے اپنے فرائض کو بے جگری اور اپنے آرام کی کامل قربانی کے ساتھ سر انجام دیا۔ ان کو کام کرتے ہوئے دیکھنا بھی طبیعت پر پاک اثر کرتا تھا۔ کہ وہ کیا بات ہے جس نے ان لوگوں کو جو اپنے فرائض منصبی کے لحاظ سے اپنے علم کے لحاظ سے اور دوسرے امور کے لحاظ سے نہایت واجب الاحترام ہیں مگر ان کاموں پر لگے ہوئے ہیں جو ایک دنیا دار کی نظر میں معمولی [illegible] سکتے ہیں بلکہ بعض صورتوں میں ان کی شان کے شایاں نہ ہوں مگر ان کا ان تمام خدمتوں کو پورے جوش پوری محویت اور کامل لذت کے ساتھ سر انجام دینا بتاتا تھا کہ

خدا ہی کی رضا ان کا نصب العین ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، صاحبزادہ حا[فظ] مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاند[ان] کے چھوٹے چھوٹے بچوں تک کو مصروف عمل دیکھنا بہت ہی دلکش نظارہ تھا اسی طرح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ [کے] صاحبزادہ مصروف کار تھے اور مستورات کی خدم[ت] حضرت ام المومنین علیہا السلام اور آپ کے خا[ندان] کی مستورات پوری تندہی کے ساتھ کوشاں تھیں۔

اور قادیان کے مہاجرین علیٰ قدر مراتب سب [باہر سے] آنے والے بھائیوں کی خدمت کے لئے کمر بستہ تھے ان کے گ[ھر] چھوٹے تھے یا بڑے۔۔

مہمان خانے بنے ہوئے تھے

یہ اجتماع یہ ملکر کام کرنے کا نظارہ یہ محبت و اخلاص کے نمونے یہ مہمان و میزبان میں امتیاز و تفریق کا باقی نہ رہنا ایک ایسا عملی سبق تھا جو ہر شخص کو میسر نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کا فضل اسے

خدا کے فرستادہ کے تخت گاہ

میں نہ لے آئے۔

اس جلسہ میں غیر احمدی

اس جلسہ میں غیر احمدیوں کی بھی ایک کثیر تعداد شریک ہوئی اور جنکو خدا تعالیٰ نے توفیق دی وہ اس سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

پروگرام کی پابندی

اس جلسہ میں پہلی مرتبہ یہ خصوصیت پیدا ہوئی کہ پروگرام کی پابندی کی گئی یعنی ٹھیک وقت پر تقریر شروع کی جاتی تھی اور ٹھیک وقت پر ختم کی جاتی رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پہلے ہی دن پہلے ہی اجلاس کا افتتاح کیا اس جلسہ کے صدر مخدومی سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کو ہدایت فرما دی تھی کہ سوائے ان اشخاص کے جن کا نام پروگرام میں ہے کسی ایک یا دوسرے کی سپارش پر تقریر کرنے یا نظم پڑھنے کی اجازت نہ دی جاوے۔ کیونکہ اس سے نظام میں فرق آتا ہے۔ اور اصل لیکچراروں کے لئے پھر وقت بھی نہیں بچتا اور پروگرام ٹوٹ جاتا ہے۔ پس اس کی پوری پابندی کی جاوے ہر سہ ایام کے ہر اجلاس میں عموماً اس پر عمل ہوتا رہا۔

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ

میری ذاتی رائے ہمیشہ سے اس کے خلاف ہے۔ کہ کوئی رپورٹ اس موقعہ پر پڑھی جائے۔ رپورٹوں کے لئے موزوں اور بہترین وقت مجلس مشاورت کا ہے اور اس میں رپورٹیں پڑھی بھی جاتی ہیں اپنے اس اختلاف رائے کا ہمیشہ میں نے اظہار کیا ہے اور دلائل سے کیا ہے۔

رپورٹوں کے پڑھے جانے کے وقت جس قدر کوشش ضبط کو قایم رکھنے کی کرنی پڑتی ہے وہ ظاہر ہے۔ اور ہر جہیر الصوت آدمی سے مدد لینے کی جو ضرورت ہے پڑتی ہے وہ پوشیدہ نہیں۔

پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ گذشتہ تجربہ سے سبق لیکر سالانہ جلسہ پر رپورٹوں کے سسٹم کو بند کر دیا جاوے ہمارے کام خدا کے فضل و کرم سے نمائش سے بالا تر ہیں رپورٹوں کے ذریعہ سے جو علم ہم دینا چاہتے ہیں اور جماعت میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے رپورٹوں کی اشاعت کو میں ایک امر اہم سمجھتا ہوں اس کے لئے بہترین وقت وہی ہوتا ہے جبکہ جماعت کے نمایندے ایک جگہ سلسلہ کے کاموں اور آیندہ کے نظام عمل پر غور کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ میری یہ بھی رائے ہے کہ سالانہ رپورٹ سالانہ جلسہ پر مطبوعہ تقسیم ہونی چاہئے تاکہ مجلس مشاورت کے وقت تک احباب اسے پڑھکر مفید اور ضروری معلومات حاصل کر سکیں۔

اس قدر بیان کرنے کے بعد یہ ظلم ہوگا اگر میں اس امر کا اظہار نہ کروں کہ پہلی مرتبہ صدر انجمن کی رپورٹ جناب مفتی صاحب نے نہایت قابلیت سے پڑھی اور حاضرین کو سنائی ان کو کوئی اپیل لوگوں کے بیٹھے رہنے کے متعلق نہیں کرنا پڑا بلکہ وہ شوق سے سنتے رہے۔ مفتی صاحب نے رپورٹ کے جستہ جستہ حصے نہایت عمدگی اور دلچسپی سے پیش کئے۔

اور میں اس کامیابی پر ڈاکٹر صادق کو مبارکباد دیتا ہوں۔

صدر انجمن اور نظارتوں کا الحاق

میں اسی موقعہ پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ صدر انجمن اور نظارتوں کو موزوں طریق پر ملا دیا جاوے اس سے کاموں کے عمل انصرام میں سہولت ہوگی اور بہت سے اخراجات کے بھی کم ہو جانے کی امید ہے۔

نظارتوں کی رپورٹ خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے سنانے کی کوشش کی۔ اور وہ صرف دعوۃ و تبلیغ کی رپورٹ سنا سکے۔

جلسہ میں نظم

نظم انسان کو بالطبع پسند ہے بعض اوقات بڑی بڑی تقریریں اتنا اثر پیدا نہیں کرتی ہیں جس قدر ایک شعر اور نظم کے ذریعہ بعض اوقات حیرت انگیز انقلاب ہو جاتی ہیں ہمارے جلسہ میں بھی بالعموم کوئی نہ کوئی نظم پڑھی جاتی ہے۔ ان نظموں میں اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی نظم ہوتی ہے یا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کلام اور پھر سلسلہ کے بعض نامور شاعر بھی اپنا پر لطف کلام سناتے ہیں۔

اس جلسہ میں حضرت ثاقب نے اپنی ایک نظم خیر مقدم پڑھی اور ایک نظم جو انہوں نے جلسہ ہی کے لئے ہی لکھی تھی اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے لیکچر سے پہلے پڑھی جانے والی تھی بوجہ تنگی وقت نہ پڑھی جا سکی۔ یہ نظم حضرت کے لیکچر سے پہلے بہت موزوں تھی کیونکہ بھائی ازم کے متعلق ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر بھی بھائی ازم پر تھی۔

ایسا ہی ہمارے مکرم بھائی مولوی خلیل الرحمن صاحب مونگھیری نے بھی ایک نظم اس موقعہ کے لئے لکھی ہے مگر اس کا بھی وقت نہ آیا۔

اور مجھے افسوس ہے کہ ایسی ایسی نظمیں نہ پڑھی جا سکیں نظم کے متعلق ایک امر اور بھی میں کہدینا چاہتا ہوں کہ اصول و قواعد نظم کی رعایت یا ادبی خوبیاں بجائے خود ایک چیز ہیں اور بہت ضروری ہیں مگر دراصل نظم کی خوبی پاکیزہ جذبات اور سنجیدہ خیالات ہیں اگر یہ بات نہیں تو خواہ اس میں ادبی نکات کیسے ہی ہوں قابل لحاظ نہیں۔

غرض اس موقعہ پر حسب معمول بعض احباب نے نظمیں پڑھکر احباب کو مسرور فرمایا۔

جلسہ کی تقریریں

جلسہ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح کی ابتدائی تقریر اور دعا سے ہوا سب سے پہلے اجلاس کے صدر جناب سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب نے ویدک دہرم اور اسلام پر تقریر کی۔ میر صاحب اس مضمون پر بولنے کے لئے ماہر خصوصی ہیں۔

میر صاحب کی تقریر عام فہم اور عام پسند تھی اور ظرافت کی چاشنی نے اسے اور بھی سریع الہضم بنا دیا تھا میر صاحب کی تقریر کے بعد ڈاکٹر صادق نے انجمن کی رپورٹ پڑھی جس کے متعلق میں پہلے لکھ آیا ہوں ان کے بعد حضرت نیر کا لیکچر تھا۔ نیر صاحب کئی سال کے بعد مغربی افریقہ اور انگلستان میں اپنے تبلیغی فرض ادا کر سکے واپس ہوئے ہیں اور انہوں نے نہایت عمدہ کام کیا ہے۔ ان کا مضمون "مغربی افریقہ کی حالت اور ہمارا میدان عمل اور ہماری ذمہ داری" تھا جس کو انہوں نے نہایت قابلیت کے ساتھ بیان کیا۔ یہ لیکچر ایک علمی لیکچر تھا۔ جس سے نیر صاحب کی وسعت معلومات کا پتہ چلتا ہے اور انہوں نے افریقہ میں اپنا کام شروع کرنے سے پہلے حالات کا مطالعہ نہایت تدبر کے ساتھ کیا ہے۔ اس قسم کے لیکچر کے لئے ایک گھنٹہ وقت کافی نہ تھا۔ نیر صاحب کی تقریر کا خلاصہ انشاء اللہ جلد شایع کیا جائے گا۔

ایام جلسہ میں نیر صاحب نے بعد شام اپنے اس لیکچر کے سلسلہ میں میجک لینٹرن سے افریقہ میں اپنے کام کی حقیقت بیان کی اور حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر یورپ کے بعض مناظر بھی دکھائے۔ یہ لیکچر نہایت قابلیت سے ہوتے رہے اور لوگوں نے پسند کئے۔

دوسرا اجلاس جمعہ اور عصر کی نماز کے بعد خانصاحب بابو فرزند علی صاحب کی صدارت میں تین بجے سے شروع ہوا۔ پہلا لیکچر مکرمی شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری کا بھائی ازم پر تھا لیکن چونکہ اس موضوع پر خود [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح نے بولنے کا ارادہ فرمالیا تھا اس لئے انہوں نے پیشگوئیوں کے اصول پر تقریر کی۔ ان کے بعد حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے وفات مسیح کے مضمون پر نہایت لطیف تقریر کی مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب کی آواز اس قدر مجمع قابو میں نہ رکھ سکی مولوی صاحب کی تقریر کا خلاصہ بھی انشاء اللہ شایع کر دیا جائے گا۔

دوسرے دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء کو پہلا اجلاس جناب پروفیسر مولوی عبدالماجد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس سے پہلے اجلاس میں تین نہایت اہم اور ضروری مضمون تھے ڈاکٹر صادق نے ذکر حبیب میں لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری باتیں آپ کے اخلاق و شمائل سنا کر مست کر دیا محبوب کی باتیں ایک پیارے کی زبان سے بہت مزہ دیتی تھیں کاش ہم انہیں سنتے ہی رہتے۔

مکرم چودہری ظفر اللہ خان صاحب کا مضمون نہایت اہم تھا "اسلامی شریعت موجودہ زمانے کے لئے اور ہر ملک کے لئے موزوں ہے" انہوں نے اپنے مضمون میں تھوڑی سی تبدیلی کی یعنی اسلامی شریعت کی بجائے "اسلامی شریعت ہی" قرار دیا۔

ایسے ضروری مضمون کے لئے ایک گھنٹہ وقت کچھ بھی نہیں تھا۔ اس سے بہتر تھا کہ لیکچر نہ ہوتا۔ یا اس مضمون پر نہ ہوتا یہ مضمون تعلیم یافتہ جماعت کے لئے اور ممالک مغربیہ کے واسطے ایک ضرورت وقت ہے چودہری صاحب کے لئے بجز اس کے چارہ نہ تھا کہ وہ ایکبار مضمون کی تقسیم اور ترتیب سنا دیتے۔ جس کو انہوں نے

نہایت قابلیت سے ایک قادر الکلام قانون دان کی حیثیت سے ترتیب دیا تھا۔ یہ مضمون ہر چند اردو زبان میں بھی نافع اور مفید ہے لیکن انگریزی میں اگر وہ اسے مکمل کر کے ریویو آف ریلیجنز لنڈن میں شایع کرائیں تو بہت ہی مناسب ہوگا۔

چودھری فتح محمد صاحب نے "غیر مسلم اقوام ہند میں تبلیغ اسلام" کے مضمون پر جس خوبی سے لیکچر دیا ہے وہ اس جلسہ کی خصوصیات میں سے ہے ان کا لیکچر اپنے موضوع اور علمی مضمون کے لحاظ سے بہت ہی موثر اور قابل توجہ تھا اور لاریب انہوں نے اپنے مطلب کو نہایت خوبی سے دل نشین کیا۔ اور اگر اس لیکچر کو ہم نے عملی صورت دی اور دینی چاہیئے تو خدا کے فضل سے بہترین نتائج کی توقع ہے۔

ظہر و عصر کی نمازوں کے پڑھے جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر تھی جو ۳ بجے سے لیکر ۷ بجے تک برابر جاری رہی آپ نے بہائی ازم پر تقریر فرمائی۔ اس کے متعلق بجز اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ تقریر کیا تھی؟ علم و معرفت کا ایک دریائے بے پایاں تھا۔ بہائی ازم کی تاریخ ان کے عقائد اور مرزا حسین علی صاحب کے دعاوی کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا۔

تیسرے دن کی کاروائی میں میں پہلے وقت شامل نہ ہو سکا اس لئے کہ حضرت اقدس کی تقریر جو مستورات میں ہونے والی تھی میں اس کے نوٹ لینے کے لئے ٹھہر گیا مگر معلوم ہوا کہ اس اجلاس میں فاضل راجیکی اور حضرت حافظ روشن علی صاحب نے اپنے خداداد علم و عرفان کی شربت سے لوگوں کو سیراب کیا۔ دوپہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے قریباً چھ گھنٹے تک تقریر فرمائی باوجودیکہ آپ کی طبیعت ناساز تھی اور درد گردہ کی چسک تھی مگر برابر آپ چھ گھنٹہ تک کھڑے رہے اور آپ نے تقریر کو ختم کیا۔ اس تقریر کے دو حصے تھے حصہ اول میں حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کی شہادت کا ذکر فرمایا۔ اور مرتد کی سزا کے متعلق علماء کی شریعت دانی کی حقیقت کو کھولا دوسرے حصہ میں بلاد اسلامیہ اور سفر یورپ کے واقعات اور آپ نے اس سفر سے جو نتائج اور فوائد حاصل کئے ان کو کھول کر بیان کیا۔ اور آخر میں جماعت احمدیہ کی ذمہ واریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلائی اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

ناظرین! خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل سے دفتر بری الذمہ ہے

"مینیجر"

ایک بہت بڑی ضرورت

جو محسوس ہو رہی ہے

یہ ظاہر بات ہے کہ سلسلہ کی ضروریات روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور جماعت کی مالی حالت کے اونچا کرنے کی طرف ہم بہت ہی کم توجہ کر سکے ہیں۔ کسی قوم کی ترقی میں کچھ شک نہیں جو چیز سب سے اول ضروری ہے وہ اس کے عقاید اور اخلاق و اعمال کی اصلاح ہے۔ لیکن جب تک وہ دنیا کی یا کم از کم اس ملک کی جس میں وہ رہتی ہے دوسری قوم کے ساتھ اقتصادی مقابلہ نہ کر سکے محض اس کی ذاتی اصلاح کوئی نمایاں تبدیلی پیدا نہ کرے گی اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس سال کے جلسہ پر اس امر کی طرف بھی اپنی تقریر میں توجہ دلائی ہے کہ۔

ہم صنعت و حرفت کی طرف توجہ کریں

حقیقت یہ ہے کہ مختلف پیشوں اور حرفتوں کی تعلیم مسلمانوں کی اہم ترین ضرورت ہے اور ہم نے محض اپنی شیخی سے تمام اچھے پیشوں کو ترک کر دیا ہے اسکی زیادہ تر یہی ہے کہ غرور قومی نے مسلمانوں کو پیشوں کے ترک پر مجبور کیا وہ دیکھتے تھے کہ ایک موچی ایک جولاہا ایک لوہار خیالی شرافت کے معیار میں ذلیل پیشے ہیں حالانکہ یہ وہ پیشے تھے اور ہیں جو انسانی ضروریات اور تمدن کے جزو اعظم ہیں۔ اور اب مغربی ممالک نے ثابت کر دیا ہے کہ

کوئی پیشہ نفس الامر میں ذلیل نہیں

ملازمت (جسکو میں تو غلامی ہی سمجھتا ہوں) کی حرص میں عزت کے تمام پیشے ترک کر دیئے گئے اور ملازمت کے دلدادوں نے اپنے آپ کو عزت و شرف کے معیار پر پیشہ وروں سے اوپر دیکھنا شروع کیا۔ اور یہ ایک بدقسمتی تھی جس کا مسلمان شکار ہوئے۔

صنعت و حرفت ہی ایک چیز ہے جو کسی قوم کی ریڑھ کی ہڈی کہلا سکتی ہے آج دنیا میں دراصل اسی کا مقابلہ ہے۔ اور یہی ایک قوت ہے۔ پس ضرورت ہے کہ ہم اپنی ریڑھ کی ہڈی مضبوط کریں اور پیشہ وروں کو ذلیل سمجھنے کی بجائے ان کو اپنا محسن سمجھیں کیونکہ امر واقع بھی ہے۔

اسلامی عظمت و اقبال کی تاریخ کو پڑھو تو معلوم ہوگا کہ مسلمان نے کبھی کسی پیشہ کو ذلیل نہ سمجھا تھا۔

ہمارے لئے اب یہی ایک راہ باقی ہے تجارت میں ہم دوسروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن صنعت و حرفت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر ہم اس میں ترقی کریں تو ابھی تک وقت ہے اور ہم اس میں اگر میدان جیت نہیں سکتے تو کم از کم ہم کو کوئی نکال نہیں سکتا جن صنعتوں پر ہم قبضہ کر سکتے ہیں اس میں ہم کو تغافل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

ہر جگہ ہمارے بھائیوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس میدان میں آگے بڑھیں۔ اور یہ نہیں ہوگا جب تک ملازمت کے خیال کو ہم اپنے سر سے دور نہ کر دیں۔

ہمارے سلسلہ کی ضروریات بھی اس کی اپیل کرتی ہیں ہمارا قومی اور شخصی مفاد بھی یہی چاہتا ہے کہ ہم صنعت و حرفت کی طرف ترقی کریں۔ اگر اس سے ذرا بھی غفلت کی تو اندیشہ ہے کہ ہماری مشکلات بڑھ نہ جاویں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اس ضرورت کا احساس کر کے اپنے سفر یورپ کے مشاہدات کو بیان کرتے ہوئے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے اور اس پیشہ کو ہمارا اختیار کرنا اسلامی وحدت و مساوات کے درجہ کو بلند کر دے گا اور جو نفرت اس وقت بے ہودگی سے مختلف پیشوں کے متعلق ہے وہ جاتی رہے گی۔ اور مسلمانوں کی افلاس و تنگدستی کے دور ہونے کا ایک ذریعہ نکل آئیگا پس چھوٹی چھوٹی صنعتوں سے اس کام کو شروع کیا جاوے۔

میں ناظر امور عامہ کی خدمت میں عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر وہ اس امر میں اپنی جماعت کی رہنمائی کریں گے۔ اور مختلف پیشوں کے متعلق جو ہماری جماعت میں رائج ہو سکتے ہیں ضروری معلومات مہیا کر کے ان کی اشاعت کریں گے تو یہ ایک بہت بڑا قومی فرض ہوگا جسکو وہ ادا کر سکیں گے۔

الحکم اس بارہ میں خود بھی کوشش کریگا انشاء اللہ۔ کہ اپنی جماعت کے پیشہ وروں کے لئے معلومات مہیا کرے۔

سردست ہمارے مختلف پیشہ ور احباب کو چاہیئے کہ وہ جس جس صیغہ میں کام کرتے ہیں اس سے مطلع کریں تاکہ ان کے پیشہ کے متعلق جس قسم کے معلومات کی ضرورت ہو ان کو مہیا کرنے کا انتظام کیا جا سکے۔ ایسا ہی یہ بھی ہم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے کاروبار میں کسی قسم کے امیدواروں کو لے سکتے ہیں اور کن شرائط پر اور کس تعداد تک تاکہ ایسے نوجوانوں کو تحریک کی جاوے جو شریک ہو کر کام سیکھیں۔

یہ معاملہ نہایت ضروری اور اہم ہے اور امید ہے اس کو سرسری طور پر نہ دیکھا جاوے گا۔

ہمارا نصب العین

روئے زمین کے کناروں تک تبلیغ سلسلہ پہنچادو

(حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کی روشنی میں)

۲ جنوری ۱۹۲۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے جو خطبہ پڑھا اس میں آپ نے جماعت کو اس سال کے نصب العین کی طرف توجہ دلائی اور وہ یہ ہے کہ

اسلام کی تعلیم کو دور دور پہنچائیں اور بار بار پہنچائیں

اور یہ نصب العین آپ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت بیان فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا معمول ہے کہ ہمیشہ جنوری کے پہلے جمعہ کے خطبہ میں اس سال کا ایک پروگرام پیش کیا کرتے ہیں لیکن اس جمعہ کے خطبہ میں آپ نے فرمایا۔

ہر سال جو آتا ہے وہ اپنے ساتھ نئے کام لاتا ہے اور انسان کے لئے بہترین ذریعہ کامیابی کا یہ ہے۔ کہ وہ اپنا ایک نصب العین مقرر کرے میں بتاتا ہوں کہ یہ نصب العین چاہیے میں نہیں جانتا ہوں اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کہاں تک کامیابی ہوگی۔ میں اس کے متعلق پہلے ہی کہتا ہوں لیکن آج وہی بات کہتا ہوں جو مجھے کہی گئی ہے ہمارا رب ہم سے یہ چاہتا ہے کہ

اسلام کی تعلیم کو دور دور پہنچائیں اور بار بار پہنچائیں

یہ وہ ارشاد ہے جو ہمارے رب نے کیا ہے جو اگرچہ ہمیشہ کے لئے ہے مگر اب ایسے وقت پر کیا گیا ہے جبکہ میں نصب العین بتایا کرتا ہوں۔ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ قرآن کریم کو بار بار اور ہر شخص کو پہنچائیں اور اسکے لئے کسی سے نہ ڈریں۔

میں اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ شاید یہ سال کامیابیوں کے لئے ہو جس طرح پچھلا سال سلسلہ کی عظمت کے اظہار کے لئے تھا اور شاید یہ سال اس عظمت کے نتائج کے اظہار کے لئے ہو اور اس سال ایسے طور پر لوگوں کو سلسلہ میں داخل کرے کہ وہ سب سے بڑھ جاویں میں نے یہ استدلال کیا ہے بہر حال اللہ تعالیٰ سے امید رکھنی چاہیئے اور اس کے ارشاد کی طرف توجہ کرنی چاہیے جب سے قرآن کریم نازل ہوا ہے یہ ارشاد ہے لیکن جب دوبارہ نازل ہو تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اب اس کا وقت آگیا ہے پس اس سال نصب العین **تبلیغ اسلام و تبلیغ احمدیت** ہے"

یہ وہ ارشاد ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ہمارے اس سال کے نصب العین کے متعلق حضرت رب العالمین کے ارشاد کے ماتحت فرمایا ہے۔

اگرچہ جیسا کہ حضور نے فرمایا تبلیغ اسلام ہمارا پہلے ہی فرض تھا اور فرض ہے اور ہر احمدی جب اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے تو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر کے تبلیغ سلسلہ کے اہم فرائض کو ادا کرنے کا پابند ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وعدہ دیا تھا کہ **میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا** اور اب خلیفۃ المسیح کو فرمایا گیا ہے کہ

اسلام کی تعلیم کو دور دور اور بار بار پہنچائیں"

ان دونوں ارشادات کو ملا کر پڑھو تو ہماری ذمہ داری نمایاں ہیں۔ اسلام کی تعلیم کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے نظام سلسلہ کے ماتحت **بیرونی مشنوں** کا قیام ہے اس وقت امریکہ۔ افریقہ۔ افغانستان بخارا۔ ایران وغیرہ میں ہمارے مشن قایم ہیں ان مشنوں کے استحکام میں جس قدر ہم کوشش کر تے ہیں۔ یا کریں گے۔ اسی قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے والی پیشگوئی میں حصہ لینے والے ہوں گے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص اس قدر دور دراز ملکوں میں تبلیغ کے لئے نہیں جا سکتا اور سلسلہ کی تبلیغ ایک مستقل اور باقاعدہ نظام کو چاہتی ہے اور جو خدا کے فضل سے اور رحم سے قایم ہے اس لئے ہماری ذمہ داری اس نظام کو مستحکم کرنا اور اپنی ہر ممکن کوشش اس کے کامیاب بنانے میں صرف کرنی چاہیئے تاکہ ہم کو وہی ثواب اور موقعہ مل سکے جو ان لوگوں کا ملیگا جو ان دور دراز بلاد میں اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر

خدا کا پیغام پہونچانے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں

ان مشنوں کے استحکام کے لئے مختلف صورتیں ہیں سب سے اہم یہ ہے کہ ان **مشنوں** کے اخراجات کو ہر وقت پہنچا دیا جاوے اور اب جو لنڈن سے ریویو آف ریلیجنز جاری ہو رہا ہے اس کی کثرت اشاعت اور اعانت کی طرف خاص طور توجہ کی جاوے۔ یہ رسالہ ایک زبردست ذریعہ تبلیغ احمدیت کا ہے اور اس کی اشاعت لنڈن سے انشاء اللہ بہت مفید اور بابرکت ہوگی اسی طرح چونکہ یہ زمانہ **اشاعت** کا زمانہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اظہار الدین کی دو صورتیں بیان کی تھیں ایک تبلیغ ہدایت دوسرے تکمیل اشاعت ہدایت تکمیل ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت میں ہو چکی اور تکمیل اشاعت کا یہ عہد ہے اس طرح پر ہم جس قدر اشاعت سے کام لیں اسی قدر تبلیغ سلسلہ کو پہونچانے کا موجب ہو سکیں گے۔ اور ضرورت ہے اس امر کی کہ اشاعت کے لئے جو کام جاری ہیں اخبارات کی صورت میں یا مستقل کتابوں اور پمفلٹوں کی صورت میں ان کو تقریب پہونچائی جاوے۔ ضرورت ہے اس امر کی ہے کہ ہمارے اخبارات ہر زبان میں اور ہر ملک سے شایع ہوں غرض اس سال کے لئے خصوصیت سے ہمارا نصب العین بہت اہم اور اعظم ہے اور اس کے لئے ہم کو بہت بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو نہ صرف مالی قربانی کرنے کی ضرورت ہے اور ان مشنوں کے استحکام اور استواری کے لئے ہر ممکن کوشش اور محنت کی ضرورت ہے اور نہ یہ بلکہ خود ہم میں سے ہر ایک کو مبلغ بن کر اپنے ہمسایوں۔ عزیزوں رشتہ داروں تک

خدا کے پیغام کو پہونچانا چاہیئے

اور اس پیغام کے پہنچانے میں صرف اسی حد تک اپنا فرض نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ایک مرتبہ کہدیا نہیں بلکہ بار بار اس پیغام کو پہونچایا جاوے اور اس کے پہنچانے میں کسی تکان اور سستی کو کام نہ لیا جاوے غیر متزلزل استقلال سے اس سلسلہ کو جاری رکھا جاوے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے لئے کون سا وقت مقدر ہے کہ

وہ حق کو قبول کرے

پس اس نصب العین کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا کا نام لیکر اس کا آغاز کرو اور اسپر اپنی امید کو وسیع کرو کہ مومن کی امید وسیع ہوتی ہے اور وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور اپنے فضل کے راستہ ہم پر کھولدے۔ آمین

اسی سلسلہ میں مجھکو یہ بھی کہنا ہے ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے جو تبلیغ نظام قایم کیا ہے اور انہوں نے ہر جگہ تبلیغی سکرٹری بنانے میں جلسہ پر زور دیا ہے اسکی طرف خصوصاً توجہ ہو کیونکہ جو کام ایک انتظام کے ماتحت ہوگا وہ زیادہ موثر اور نتیجہ خیز ہوگا۔

پس جہاں جہاں ابھی تک تبلیغی سکرٹری مقرر نہیں ہوئے مقرر کئے جاویں اور وہ باقاعدہ اپنے کاموں کی رپورٹ ناظر دعوت و تبلیغ کو بھیجتے رہیں تاکہ ان کے طریق کار میں اگر کسی مشورہ کی ضرورت ہو اور وقت پر دیا جاوے۔

غرض نئے سال کے آغاز کے ساتھ نئی امنگوں کے ساتھ اس کام کو شروع کیا جاوے ؛

شذرات

ترکوں کی اخلاقی حالت

سید سجاد حیدر صاحب رجسٹرار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے عرب اور ترکی میں اپنے سہ سالہ قیام کے بعد ان ممالک کے مسلمانوں کی حالت پر علی گڑھ میں جو تقریر کی ہے وہ ہر مسلمان کے لیئے خون کے آنسو رولانے والی ہے۔ ترکوں کی اخلاقی حالت دن بدن گر رہی ہے چنانچہ سید صاحب کہتے ہیں۔

زمانہ حال کا ترک کچھ عرصہ پہلے شاید اسلامی یا ایشیائی خیالات کی حمایت کرنے والا ہوتا ہوگا۔ مگر اب وہ ایسا ہرگز نہیں ؟ ہر اعلےٰ خاندان ترکیہ کی لڑکیاں گانا بجانا سیکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے مدد یافتہ ایک انسٹی ٹیوشن ہے جس میں گانا بجا سکھایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں گویا ایکٹر مردوں اور عورتوں کے لئے ٹریننگ کالج ہے۔ ترک کھلم کھلے طور پر شراب پیتا ہے۔ اور اپنے گھرانے کی عورتوں کو بھی شراب کے پیالے سے حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔ پبلک ناچ گھر ترکش سوشل زندگی کا حصہ بن گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ترک نے ایک عزم اور ارادے کے ساتھ اپنا رُخ مغرب کی طرف پھیر لیا ہے"

یہ حالات علیگڑھ کالج کے ایک آزاد خیال تعلیم یافتہ مسلمان کے چشم دید واقعات پر مبنی ہیں ان حالات کو پڑھکر جو درد دل میں پیدا ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ احمدی جماعت سمجھ لے کہ اس کو یوروپ کے تمدن سے ہی جنگ نہیں کرنا ہے بلکہ خود اسلامی ممالک کی حالت بھی اسی رنگ میں رنگین ہو رہی ہے۔ کیا ہم کو کافر اور مرتد کہنے والے ترکوں کی اخلاقی اصلاح کے لیئے کوئی آواز اٹھائیں گے ؟ دیدہ باید۔ اس وقت تک خلافت کمیٹیاں اور علماء کی جماعتیں آزاد حکومت آزاد حکومت کے راگ گا رہی ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ محض آزاد حکومت ہمارے درد کا علاج نہیں اگر ہم اپنے اخلاق و مذہب کو بیچ کر آزاد حکومت کے خواہشمند اور حریص ہیں تو ہم سے بڑھکر خسارہ میں کوئی نہیں اسلام کا فخر اپنی اعلےٰ درجہ کی اخلاقی۔ تمدنی اور روحانی خوبیوں اور کمالات پر تھا۔ اور جب ہم میں پھر وہی روح پیدا ہو جائیگی تو آزاد حکومتوں کے تخت ہمارے پاؤں کو آپ بوسہ دیں گے +

لالہ لاجپت رائے صاحب کا بیجا الزام

لالہ لاجپت رائے نے فسادات کوہاٹ پر رائے زنی کرتے ہوئے من حیث القوم مسلمانوں پر الزام لگایا ہے کہ

مسلمان ہندو عورات اور اموال کو حلال تصور کرتے ہیں

تعجب کی بات ہے کہ لالہ لاجپت رائے صاحب کی حیثیت کا انسان دلیری کے ساتھ یہ الزام لگاتا ہے بجائیکہ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں نے صدیوں تک ہندو خواتین اور ہندوؤں کے اموال و جان کی حفاظت کی ہے۔ اور اسلام نے کبھی ایسی ناپاک تعلیم نہیں دی وہ مذہب جو غض بصر کی تعلیم دیتا ہو۔ جو لاتقربوا الزنا کا ارشاد کرتا ہو۔ اور جس نے اموال کے بالباطل کھانے سے منع کیا ہو۔ اس کے پرستاروں کی طرف نسبت کرنا بجز اس کے اور کچھ معنی نہیں رکھتا کہ ہندوؤں کے جذبات کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا کر فساد کرایا جاوے + کسی قوم کے لیڈر سے اس قسم کی بے سمجھی کی باتوں کا اظہار ہندو مسلم اتحاد کی تحریک کے لئے سخت نقصان رساں ہے +

سود خواری اور مقدمہ بازی

یہ امر کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں کہ مقدمہ بازی اور سود خواری لازم ملزوم ہیں۔ اور ان دونوں مہلک بیماریوں نے پنجاب کو گھیر رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کی حالت سب سے زیادہ نازک ہے۔ میر مقبول محمود فی الحقیقت اہل پنجاب کی شکر گزاری کے قابل ہیں۔ جنہوں نے ساہوکاروں کی رجسٹری کا قانون پیش پیش کیا ہے۔ اس قانون کی زبردست حمایت کرنی چاہیئے اس لئے کہ سود خور طبقہ اس کی ہر طرح مخالفت کر رہا ہے۔ کمشنر انکم ٹیکس نے سود کے متعلق حیرت انگیز انکشافات کیئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سود خواروں کی آمدنی پر جس قدر ٹیکس ہے وہ نہ صرف ملازمت پیشہ لوگوں سے زیادہ ہے بلکہ صنعت و حرفت کے کارخانوں کی ٹیکس سے بھی دو چند ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کے سود خواروں کی آمدنی چھ کروڑ سالانہ سے کم نہیں اور اگر اصل حالات پبلک میں آئیں تو بارہ کروڑ سے کم نہ ہوگی۔ آزاد حکومتوں اور سوراجیہ کے خواہشمندوں کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ملک کو سود خواری اور مقدمہ بازی کی لعنت سے نجات دلائیں۔ جب تک ملک میں یہ وبا موجود ہے ہندو مسلم اتحاد ناممکن ہو رہا ہے۔ اور ملک کی مادی قوت کمزور ہو رہی ہے۔ اور اسی سے اخلاقی پستی بھی پیدا ہوتی جاتی ہے +

غلہ باہر نہ بھیجا جاوے

موسم سرما کے اجلاس اسمبلی میں ایک تحریک یہ بھی پیش ہوگی کہ یہ اسمبلی گورنر جنرل باجلاس کونسل سے سفارش کرتی کرتی ہے کہ ازراہ کرم ہندوستان سے غیر ممالک میں غلہ بھیجنے کی کارروائی کو بند کرنے کے احکام جاری فرمائیں کیونکہ جتنا غلہ ہندوستان میں موجود ہے وہ اس کی اپنی ضروریات کے لئے بھی کافی نہیں یہ تحریک نہایت ضروری ہے۔ اور اگر اس قسم کی تحریک پاس ہو جاوے تو ہندوستان میں غلہ کی ارزانی بہترین حالات پیدا کر دے گی +

بھرتپور میں مساجد کا مزید انہدام

معتمد تحفظ مساجد بھرت پور نے ایک برقی پیغام کے ذریعہ خبر دی ہے کہ مہاراجہ بھرت پور ایک مسجد اور منہدم کرانے والے ہیں گذشتہ سیلاب اور طوفان باد و باران نے بھرت پور پر جس عذاب کو نازل کیا ہے وہ فراموش ہونے والی حقیقت نہیں۔ مگر مہاراجہ صاحب خدا کے قہر سے ذرا بھی نہ ڈر کر پھر مسلمانوں کی دل آزاری کا سامان کرنا چاہتے ہیں۔ جمعیتہ العلماء نے بھرت پور پر دھاوا بولنے کی تیاری کی تھی۔ مگر کچھ بھی نہ کر سکے۔ مہاراجہ صاحب اپنے مشیروں کو اس قسم کے مشوروں سے عملاً روک دیں یہ طریق بابرکت نہیں +

میاں فضل حسین سر ہو گئے

سال نو کی تقریب پر جو فہرست خطابات کی شائع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل میاں فضل حسین کو سر کا خطاب دیا گیا ہے۔ فی الحقیقت میاں فضل حسین صاحب اس خطاب کے مستحق ہیں۔ ان کی ملکی اور علمی خدمات اس قابل تھیں کہ اس کا اعتراف کیا جاتا۔ میں صدق دل سے میاں فضل حسین صاحب کو اس جدید عزت افزائی پر مبارکباد دیتا ہوں +

مسلم انٹرمیڈیٹ کالج

امرتسر کی انجمن اسلامیہ اپنے ہائی اسکول کو مسلم انٹرمیڈیٹ کالج بنانے کے لیئے ہمہ تن تیار ہو گئی ہے۔ چنانچہ انجمن مذکور نے ایک جلسہ کر کے یہ ریزولیوشن پاس کر لیا ہے کہ انٹرمیڈیٹ کالج کی منظوری کے لیئے پنجاب یونیورسٹی کے پاس فی الفور درخواست بھیج دینی چاہیئے۔ فراہمی چندہ کے وسایل کے لئے ایک الگ سب کمیٹی مقرر کی ہے۔

ہم اپنے سکول کو کب کالج کی صورت دے سکیں گے؟ فرزندان تعلیم الاسلام جو سینکڑوں کی تعداد میں یہاں سے نکل کر معزز عہدوں پر سرافراز اور علمی ڈگریوں کے مالک ہو چکے ہیں وہ سوچیں کہ ان کی مادر تعلیم کے کیا حقوق ان پر ہیں۔ اس سکول کو جاری ہوئے ستائیس برس ہوتے ہیں۔ اور اب تک اس کا کالج کے درجہ تک نہ پہونچنا افسوسناک امر ہے۔ ضرورت ہے کہ جلد سے جلد ہم اس سوال کو حل کر سکیں +

تبدیل پتہ

عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب مجاہد

مصر کا پتہ آیندہ یہ ہوگا۔

"شیخ محمود احمد احمدی الحرکتہ الاحمدیہ شارع

محمد علی نمبر ۱۸۱ القاہرہ مصر" +

ہندوستان کا سیاسی ہفتہ

دسمبر کے آخر میں سیاسیات کی ایک زبردست لہر بلگام میں بہتی رہی جہاں تمام سیاسی کانفرنسیں اور کانگرس جمع کی گئی تھیں۔ مسلم لیگ کا اجلاس وہاں نہ ہو سکا۔ وہ بمبئی میں ہوا۔ اسی طرح مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس بھی بمبئی میں ہوا۔ علماء کی کانفرنس منعقد نہ ہو سکی۔ اس کا اجلاس اب مراد آباد میں اگلے ہفتہ ہوگا۔ ان کانفرنسوں میں متعدد ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے۔ اور بعض مسائل پر گرما گرم مباحثات ہوئے۔ ناظرین الحکم کی واقفیت کے لئے ان کانفرنسوں کا خلاصہ اس صفحہ میں انشاء اللہ شائع ہوتا رہے گا۔

انڈین نیشنل کانگرس

انڈین نیشنل کانگرس کا یہ انتالیسواں اجلاس تھا۔ اور خود جناب گاندھی صاحب اس کے صدر تھے۔ انہوں نے اپنے خطبہ صدارت کو پہلے سے چھپوا کر شائع کر دیا تھا۔ اجلاس میں اس کے پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ وقت کو بچانے کے لئے یہ تجویز انہوں نے کی۔ اس اجلاس میں تمام پارٹیوں کے نمائندے جمع تھے۔ اس اجلاس میں مولانا حسرت موہانی نے کانگرس سے علیحدگی کر لی۔ اور استعفا دیدیا۔

کانگرس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے

خدمات کا اعتراف

پہلا ریزولیوشن مہاتما گاندھی نے محترمہ بی اماں۔ مسٹر بھوگری۔ ڈاکٹر برامانیہ آئر وغیرہ قومی کارکنوں کی تعزیت اور ان کی خدمات کے اعتراف کے متعلق پیش کیا حاضرین نے کھڑے ہو کر اس ریزولیوشن کو پاس کیا۔

معاہدہ کلکتہ کی تصدیق

دوسرا ریزولیوشن معاہدہ کلکتہ کی جو سوراجیوں و مخالفین تغیر کے درمیان ہوا تھا تصدیق کے لئے شری یت داس نے پیش کیا۔ اس پر زبردست تقریریں ہوئیں۔ آخر کار یہ معاہدہ کثرت رائے سے پاس کیا گیا۔

شریمتی نیڈو کی خدمات کا اعتراف

۳۔ شریمتی سروجنی نیڈو کے جنوبی افریقہ میں اور مسٹر وازی اور مسٹر ختر ویدی کے کینیا میں کام کا اعتراف کیا گیا۔ یہ ریزولیوشن تمام حاضرین نے شریمتی نیڈو کے متعلق اظہار احترام کے لئے کھڑے ہو کر پاس کیا۔ مہاتما گاندھی اسے پیش کیا۔

اہل برہما کے ساتھ اظہار ہمدردی

۴۔ اہل برہما کے ساتھ ان کے خلاف جبر و تشدد کی مہم میں اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور برہما نواسی بعض ہندوستانیوں کے فرقہ وارانہ نیابت کا مطالبہ کرنے کی طرف میلان کی مذمت کی گئی۔ کیونکہ یہ علیحدگی کا میلان اصولاً خراب ہے مسٹر طیب جی برہمی ڈیلیگیٹ نے اسے پیش کیا۔

کوہاٹ و گلبرگہ کے فسادات

پانچواں ریزولیوشن پنڈت موتی لال نہرو نے پیش کیا۔ مولانا شوکت علی۔ لالہ لاجپت رائے۔ مولانا ظفر علیخان نے اس کے متعلق زبردست تقریریں کیں۔ اتفاق رائے سے پاس کیا گیا:۔

کانگرس اس امر پر اظہار تاسف کرتی ہے کہ ہندوستان کے مختلف حصص میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہوئی۔ اور فسادات ہوئے۔ نیز کانگرس ان فسادات پر افسوس کرتی ہے۔ جو پچھلے دنوں کوہاٹ میں واقع ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کی وجہ سے جانوں اور جایداد کا نقصان ہوا ہے۔ جن میں مندر اور گوردوارے بھی شامل ہیں۔ کانگرس کی رائے ہے کہ مقامی حکام جان و مال کی حفاظت کے متعلق اپنے ابتدائی فرض کو پورا کرنے سے قاصر رہے۔ کانگرس افسوس کرتی ہے کہ ہندوؤں کو مجبوراً کوہاٹ چھوڑنا پڑا۔ اور مسلمانوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو ان کی جان و مال کے تحفظ کے متعلق یقین دلائیں اور انہیں اپنے محترم دوستوں اور ہمسائیوں کی طرح واپس آنے کی دعوت دیں۔ کانگرس پناہ گزینوں کو مشورہ دیتی ہے کہ وہ کوہاٹ واپس چلے جائیں بشرطیکہ مسلمانان کوہاٹ اس امر کے لئے انہیں باعزت دعوت دیں۔ کانگرس مسلمان اور ہندو رہنماؤں سے مشاورت کرنیکے بعد عوام کو نصیحت کرتی ہے کہ وہ حادثہ کوہاٹ کے متعلق حکومت ہند اور دوسری تحقیقات کو منظور نہ کریں اور اسوقت تک کوئی رائے قایم نہ کریں جبتک موتمر اتحاد کی مقرر کردہ مجلس اس حادثہ کی تحقیقات نہ کرے۔ اور کسی فیصلے پر نہ پہنچے۔ کانگرس فساد گلبرگہ کے مظلومین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے کہ جس کے دوران میں معبدوں کی بے حرمتی کی گئی ہے۔

چھوت چھات کے متعلق ریزولیوشن

۶۔ نظام کانگرس کے ممبران سے اپیل کی گئی کہ وہ اس مقصد کیلئے انتہائی کوشش کریں اور نیچ ذاتوں کی بہتری کیلئے زیادہ سے توجہ کریں اور کنوؤں اور مندروں کے متعلق آسانیاں بہم پہنچائیں نیز ان کی تعلیم کا انتظام کریں۔ اس ریزولیوشن میں ویکم ستیہ گرہ والوں کو ان کے عدم تشدد اور ہمت پر مبارکباد دیگئی۔ اور ریاست ٹراونکور سے اپیل کی گئی کہ وہ ستیہ گرہیوں کے منصفانہ دعوی کو تسلیم کرے۔ یہ ریزولیوشن بھی اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

ہندوستانی تارکان وطن

۷۔ شریمتی سروجنی نیڈو نے سمندر پار نو آبادیوں میں بسنے والے ہندوستانیوں کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا جس میں رائے ظاہر کی گئی تھی کہ گورنمنٹ ہند اور امپیریل گورنمنٹ ان آبادکاروں کے مفاد کی بابت جن کے متعلق وہ بار بار اعلان کر چکے ہیں کہ وہ انکی امانتدار ہیں حفاظت کرنے سے قاصر رہی ہیں کانگرس ہندوستانی آبادکاروں کے ساتھ انکی تکالیف میں اظہار ہمدردی کرتی ہے لیکن اسے افسوس ہے کہ جبتک ہندوستان کو سوراجیہ حاصل نہیں ہو جاتا تب تک وہ انہیں کوئی موثر امداد نہیں دے سکتی۔ ریزولیوشن میں اس امر پر سخت بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا کہ جنوبی افریقہ کے گورنر جنرل نے نٹال آرڈیننس کے متعلق منظوری دیدی ہے جسکے ذریعہ وہاں کے باشندے ہندوستانیوں کو انکے میونسپل استحقاق رائے سے محروم کیا گیا ہے حالانکہ انہیں یہ حق مدت سے حاصل تھا۔ ہندوستانیوں کے اسطرح اس حق سے محروم کئے جانیکو کانگرس نہ صرف صریحاً غیر منصفانہ خیال کرتی ہے بلکہ یہ ۱۹۲۱ء کے معاہدہ کی کہ جو یونین گورنمنٹ اور ہندوستانی جماعت کے درمیان ہوا تھا خلاف ورزی خیال کرتی ہے۔

نٹال اور کینیا گورنمنٹ کے سابقہ اعلانات محض کینیا میں آباد کار ہندوستانیوں کو انکے حقوق سے محروم کرنے والے ہیں۔

حکام نابھہ کے متعلق اظہار نفرین

۸۔ مسٹر ٹی پرکاشم ایڈیٹر سوراجیہ مدراس نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کی تائید سردار منگل سنگھ نے کی۔

یہ انڈین نیشنل کانگرس کا یہ اجلاس اکالیوں کو ان کی بردبارانہ بہادری اور دلیری پر جس سے وہ اپنی جنگ آزادی لڑ رہے ہیں مبارکباد دیتی ہے اور امید کرتی ہے کہ گورنمنٹ پنجاب کی ان کوششوں کے باوجود جو وہ بہادر اکالیوں کی سپرٹ کو کچلنے کے لئے کر رہی ہے۔ اکالیوں کی یہ خصوصیات اور صفات زندہ رہیں گی۔ مزید براں یہ کانگرس نابھہ جیل میں اکیس سے زیادہ اکالیوں کی اموات کی رپورٹ پر اظہار غم و نفرت کرتی ہے اور حکام نابھہ کے اس رویہ کے خلاف کہ انہوں نے کانگرس کارکن کمیٹی کی مقرر کردہ اکالی کانگرس تحقیقاتی کمیٹی کو نابھہ جیل کا معائنہ کرنے کی اجازت نہیں دی زبردست اظہار مذمت کرتی ہے۔ یہ کانگرس ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ قیدیوں کی کثیر التعداد اموات اس امر کی دلیل ہے کہ قیدیوں کے ساتھ حکام غیر انسانی سلوک کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ کانگرس مرحوم قیدیوں کے پریواروں سے موؤبانہ اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

مہاتما گاندھی کا ریزولیوشن

اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن صدر کی طرف سے پیش کیئے گئے:۔

(۱) قومی تعلیم (۲) قومی کارکنوں کو معاوضہ دینے کا سوال (۳) ڈیلی گیٹ فیس میں تخفیف۔ دس روپیہ کی جگہ ایک روپیہ۔ تیسرے ریزولیوشن پر ڈیلی گیٹوں کی ایک بھاری تعداد نے اظہار پسندیدگی کیا مہاتما گاندھی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں امید کرتا ہوں کہ ڈیلی گیٹ صاحبان بقیہ نو روپے مجھے بھیج دیں گے۔ تاکہ میں اسے پنڈت موتی لال نہرو کو سوراجیہ پارٹی کے لئے دیدوں (قہقہہ) دیگر ریزولیوشن تجارت افیون کے متعلق بھی پاس کیا گیا۔ اس کے بعد مہاتما گاندھی کی اختتامی تقریر ہوئی۔ اور اجلاس برخاست کیا گیا۔

متفرقات

ٹیلیفون کی حیرت انگیز ترقی

لنڈن سے کلکتہ اور رنگون تک سلسلہ کی تجویز
ایک ممتاز انجنیر کی رائے

"مارننگ پوسٹ" لکھتا ہے۔ کہ وہ وقت بہت قریب ہے جب انگلستان کے باشندے دنیا کے ایک نہایت ممتاز انجنیر کی رائے کے مطابق کلکتہ۔ رنگون۔ قاہرہ اور دیگر بلاد مشرق قطعے کو ٹیلیفون کر سکیں گے۔

اس ماہر فن کا خیال ہے۔ کہ بین الاقوامی ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کرنے کی راہ میں جو دشواریاں حائل تھیں۔ ان پر قابو پا لیا گیا ہے۔ آلہ "اعادہ کن" کی تکمیل آواز کو کئی ہزار میل تک بیک ساعت پہنچانیکا باعث ہوگی۔

ممالک ماوراء البحر ٹیلیفون کرنے کی فیس اس قدر ارزاں ہوگی۔ کہ کاروباری دنیا میں اس کی کامیابی یقینی ہے۔

لائنیں پانی کے اندر ہو کر ملکوں کے وار پار لگائی جا سکتی ہیں۔ اگرچہ ابھی سو فٹ سے ڈیڑھ سو فٹ تک لائن سے زیادہ طویل بننے کا امکان نہیں۔ لیکن یورپ کو افریقہ اور ایشیا سے وابستہ کرنے کے لئے یہ طوالت بھی کافی ہے مثلاً قاہرہ ٹیلیفون کرنے کے لئے جو لائن بنائی جائیگی وہ باسفورس کے وار پار قسطنطنیہ۔ شام۔ صحرائے سینا اور نہر سویز پر ہو کر کنارہ پر مصری ٹیلیفون سے ملحق ہو کر دی جائے گی۔ یہاں سے یہ ٹیلیفون قاہرہ کیا جا سکیگا۔ دوسری طرف صحرا کے وار پار بغداد۔ عرب۔ ایران برما اور ہندوستان تک ہو سکے گا۔

اس انجنیر کا خیال ہے۔ کہ بات بظاہر خلاف عقل معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس دور اشتباہ و تذبذب میں سائنس والے اعجاز نمومیت حاصل کر رہے ہیں۔

کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ لائن اگر کسی تنہا اور ویران علاقہ میں ہو کر گذری۔ تو یہ کبھی محفوظ نہ رہ سکے گی۔ لیکن یہ شبہات اس وقت بھی کئے گئے تھے۔ جبکہ برطانیہ نے ہندوستان اور یورپ کے درمیان سلسلہ تار برقی قائم کیا تھا۔ مگر اب یہ سلسلہ بدستور قایم ہے۔ اور اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا۔

بدھ لاما لنڈن میں
فلم تیار کی جا رہی ہے

ڈیلی نیوز رقم طراز ہے۔ کہ سات بدھ لاما جو پردن کے گٹھوں میں چھپ کر اپنے ملک سے روانہ ہوئے تھے اب ایک جاپانی جہاز کے ذریعہ سے لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ انہیں کپتان نیوٹیل رکن فہم کوہ ایورسٹ نے تبت چھوڑنے پر آمادہ کیا تھا۔ اسکیل تھیٹر میں ان کی تصاویر لے کر سینما میں دکھایا جائے گا۔ پہلے ارادہ تھا کہ ان سے کہا جائے کہ وہ اسٹیج پر اپنی مذہبی رسوم ادا کریں۔ لیکن اس پر بہت سے حلقوں اور نیز دفتروں اور وزارت داخلہ سے اعتراضات کئے گئے۔

چار ہزار میل سے فوٹو لیا گیا

یکشنبہ کے روز اخبار نویسوں کے ایک نمایندہ کے مجمع کے سامنے انگلستان سے امریکہ کو بذریعہ لاسلکی فوٹو اتروا کر بھیجنے کا حیرت انگیز تجربہ کیا گیا۔

اس جلسہ سے جو نتائج اخذ کئے گئے۔ ان کی بنا پر پیشگوئی کی گئی۔ کہ مستقبل قریب میں ایک ایسا سلسلہ قایم کیا جائے گا جس کے ذریعہ دنیا میں جہاں سے جو شخص چاہے اپنے فوٹو اتروا کر بھیجدے۔

ایک درجن تصویریں ابتہر کی روشنی کے ذریعہ جس کی رفتار فی سیکنڈ ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل تھی۔ حاصل کی گئی۔ ان میں ملکہ الیگزنڈریا اور پرنس آف ویلز کی تصاویر بھی شامل ہیں۔

ریڈیو ہاؤس میں یہ تجربہ کیا گیا۔ اور نیویارک میں صدہا اخبار نویسوں کے سامنے فوٹو لئے گئے۔ اس عمل کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ فوٹوگراف کی فلم ایک گھومنے والی شیشہ کی ڈرم میں رکھدی جاتی ہے۔ تاکہ روشنی کی شعاع فوٹوگراف پر پڑے بجلی کا ایک چھوٹا خانہ جس کی ایک انچ میں ۱۲۵ سوراخ ہوتے ہیں۔ برابر گھومتا رہتا ہے۔ اس طرح جن لائنوں کا عکس پڑتا ہے وہ چند منٹ کے اندر دوسری جگہ تصویر پہنچا دیتی ہیں۔

سائنس کا اعجاز
سنومٹوگراف کے ساتھ آواز

یہ مسئلہ کہ سنومٹوگراف کے ساتھ کسی طرح سے آواز کا بھی انتظام ہو آخرکار یہ مسئلہ حل ہی ہو گیا۔ چنانچہ رائل سوسائٹی آف آرٹس کے جلسہ میں مسٹر سی۔ ایف ایلول نے اس قسم کے کئی ایک فلم دکھائے۔ جس کے ساتھ گانا۔ پیانا باجہ وغیرہ کی بھی آواز تھی۔ آپ نے پریزیڈنٹ کو ہنچ امریکہ کو تقریر کرتے ہوئے بھی دکھایا اور لوگوں نے ان کی آواز سنی۔ فلم کے ساتھ کسی گراموفون کی مشین کو نہیں لگایا گیا تھا۔ بلکہ جوں جوں فلم گھومتا تھا۔ آواز والی مشین کا پرزہ چلتا تھا۔ اور حسب ضرورت آواز پیدا ہوتی تھی۔ بلاشبہ یہ جدید تحقیقات صرف بیسویں صدی کے "آلہ دین کے چراغ" یعنی برقی قوت پیدا کرنے والا لیمپ کی مدد سے منصہ شہود پر ہوتی ہے۔

دارالامان کا ہفتہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے آپ نمازوں میں التزام کے ساتھ تشریف لاتے ہیں مگر گذشتہ محنت کا اثر آپ کے چہرے سے نمایاں ہے۔ چونکہ قلب میں ایک خدا داد قوت اور عزم ہے باوجودیکہ آپ کو کچھ عرصہ تک آرام کی ضرورت ہے مگر وہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو مدنظر رکھتے ہیں۔

ہمان ور دوراین عالم امان و عافیت خواہند
چہ افتاد این سر ما را کہ مے خواہد شفقت را

آپ جماعت کی فلاح اور سلسلہ کے کاموں کے بہترین نظام میں مصروف ہیں۔

۲۔ ۲ و ۳ جنوری ۱۹۲۵ء کی درمیانی رات کو سیٹھ گھسنالال صراف کی دوکان کا قفل اور آہنی الماری توڑ کر سرقہ کی واردات ہوئی ہے۔ جناب محمود خان صاحب سب انسپکٹر بٹالہ تفتیش کر رہے ہیں۔ زیورات اور نقد کی بہت بڑی چوری ہوئی ہے۔

۳۔ ہر دو سکول باقاعدہ کھل گئے ہیں۔

۴۔ اب مہمانوں کا بہت بڑا حصہ جا چکا ہے لیکن ابھی بعض موجود ہیں۔

۵۔ سیدہ امۃ الحی رضی اللہ عنہا کی یادگار میں لجنۃ اماء اللہ ایک لائبریری قایم کرنا چاہتی ہے اور ایسا ہی وہ ایک یتیم کے تعلیمی اخراجات کے لئے ایک مستقل وظیفہ دینے کا فکر کر رہی ہے۔ یہ دونوں مبارک کام ہیں اور میں ان کو کامیاب بنانے کے لئے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔

۶۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چوہدری عبد القدیر خلف الرشید چوہدری عبد الحی خان صاحب کا نکاح پانچسو روپیہ مہر پر امۃ القیوم بنت چوہدری عبد القیوم مرحوم کے ساتھ خود پڑھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مختصر تقریر میں فرمایا کہ آپ سوائے ان لوگوں کے کسی کا نکاح نہیں پڑھتے جن کو ذاتی طور پر اس رنگ میں جانتے ہوں۔ کہ وہ آپ کے فیصلہ پر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ اپنی ساری جائداد کو قربانی کر دینا آسان سمجھیں گے مگر ان کے لئے یہ محال ہو گا کہ وہ اپنے معاملہ کو عدالت میں لے جائیں۔ میں اس تقریب پر چوہدری عبد الحی خان صاحب کو خصوصیت سے مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ ان کو یہ عزت اور سعادت نصیب ہوئی۔